CIVIC ACTION TEAMS

Pakistan Coronavirus CivActs Campaign

بلیٹن نمبر 41
۲۰۲۰-۰۷-۰۷

کرونا وائرس جیسے وبائی حالات جلد ہی معاشرتی تنازعہ کی وجہ بن سکتے ہیں، غلط معلومات افواہیں اور جعلی خبروں کی وجہ سے، جیسا کہ ہم ماضی میں دیکھ چکے ہیں۔ ہم نے ہر روز غلط معلومات میں شہریوں کو الجھانے، غیر یقینی اور ادھوری معلومات میں شریک ہوتے دیکھا ہے۔ پریشان اور صحیح معلومات کو فراہم کئیے بغیر شہریوں کو چھوڑ دینا بھی اس معاشرتی تنازعہ کی وجہ بن سکتا ہے۔

ایسی تمام معلومات، اطلاعات، Coronavirus CivicActs Campaign (CCC) پاکستان افواہیں اور بے یقینی کی وجہ سے بننے والی گفتگو میں سے تمام غیر مصدقہ اور غیر تصدیق شدہ اطلاعات کو ختم کرکے صحیح مصدقہ اور حکومت کی جانب سے فراہم کردہ معلومات اور اطلاعات عوام الناس کو فراہم کرتا ہے تاکہ افواہوں سے ہونے والے نقصانات سے بچا جا سکے۔

پاکستان میں کورونا وائرس کی موجودہ صورتحال

کل ریکوریز	کل اموات	کل ایکٹیو کیس	تصدیق شدہ کیس
134,957	4,839	94,713	234,509

پاکستان کے صوبوں میں کورونا وائرس کے کیسز

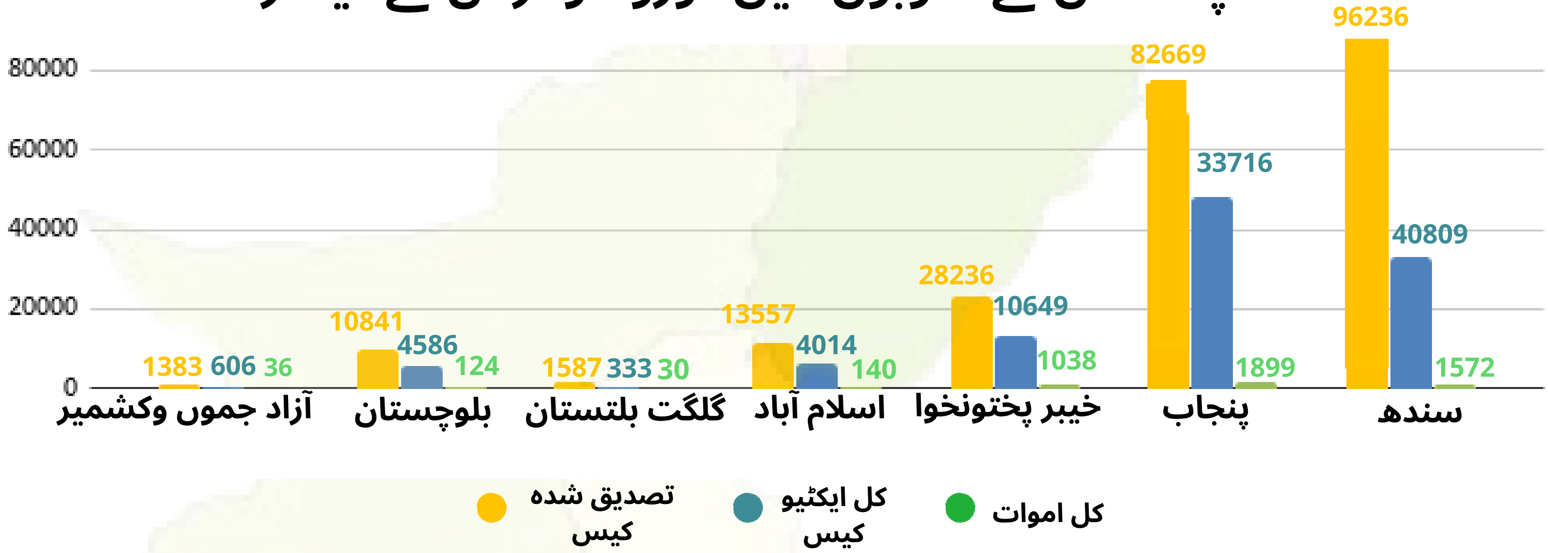

واٹس ایپ کے ذریعے ہماری باقاعدہ اپڈیٹس حاصل کرنے کیلئے

ہمارا نمبر +27 60 080 6146 رابطے کے طور پر شامل کریں

لفظ "Pakistan" لکھ کر واٹس ایپ پر میسج کریں

accountabilitylab PAKISTAN

وبا کے باعث اسٹریٹ وینڈرز کو درپیش مسائل

ملتان میں اولڈ شجاع آباد روڈ پر دکاندار عبیداللہ اور حبیب اللہ سے پوچھا گیا کہ وہ وبائی بیماری سے کیسے متاثر ہوئے ہیں۔ عبید اللہ ٹی ٹوپیاں اور دھوپ میں لگائی جانے والی عینک بیچتا ہے جبکہ حبیب اللہ کا سڑک کے کنارے مکئی کا ایک اسٹال ہے۔

"جب لاک ڈاؤن نافز کیا گیا تو ہمیں سخت نقصان پہنچا۔ لاک ڈاؤن کی وجہ سے ہمارے کاروبار بری طرح سے متاثر ہوئے۔ وباء سے پہلے ہم مشکل سے گزارے لائق روزی کماتے تھے اور آنے والے حالات سے بالکل بے خبر تھے۔ جب لاک ڈاؤن کا اعلان کیا گیا تو ہمارے پاس 4000 - 5000 روپے تھے جو کہ ایک ہفتے میں ختم ہوگئے۔ ہمیں رشتے داروں سے قرض لینا پڑا اور بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ ہمارے خاندان میں 12 - 13 افراد شامل ہیں اور ایسے حالات میں ایک بہت بڑے کنبہ کو کھانا کھلانا ایک بڑا چیلنج تھا۔ جب لاک ڈاؤن میں نرمی کا اعلان ہوا تو ہم نے اپنے اسٹالز پر چہرے کے ماسک بیچنا شروع کردیئے تاکہ ہم کچھ نہ کچھ رقم کما سکیں۔ ہم نے اس دوران ہونے والے نقصان کو پورا کرنے کی بھرپور کوشش کی۔ ہمیں سڑک کے کنارے اسٹال لگانے کی اجازت نہیں دی جا رہی جو کہ ہمارے لئیے بہت ہی پریشانی کا باعث ہے۔ شہری اسٹالوں پر جانے سے گریزاں ہیں جس کے نتیجے میں فروخت میں کمی واقع ہوئی ہے۔ ہم کسٹمر کو اپنے اسٹال پر لانا چاہتے ہیں لیکن تمام کوششیں رائیگاں جا رہی ہیں۔ عوام اپنی ضروریات کے سامان کی خرید و فروخت کیلئے مارکیٹ جانے کو ترجیح دے رہے ہیں"۔

"تمام پروٹوکول اور احتیاطی تدابیر پر عمل کرنے کے باوجود پولیس اہلکار اسٹال پر مکئی بیچتے وقت اکثر ہمیں پریشان کرتے ہیں۔ 12،000 والی اسکیم بھی صرف ان افراد کے لئے تھی جو پہلے ہی کافی وسائل رکھتے تھے اور انھیں اسکی ضرورت نہیں تھی۔ ہمیں ابھی تک یہ رقم نہیں ملی۔ ہم حکومت سے درخواست کرتے ہیں کہ برائے مہربانی غریبوں کے لئے کچھ اچھی اسکیمیں متعارف کروائیں ، تاکہ ہم اپنے اہل خانہ کو کھانا کھلا سکیں"۔

جینے کیلئے جدوجہد

"مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ وباء کے دنوں سے پہلے میں فیملی کیلئے اچھی رقم کما لیتا تھا۔ جب میں چھوٹا تھا ، میرے والد کا انتقال ہوگیا ، اور بڑا بیٹا ہونے کے ناطے مجھ پر کمانے اور گھر چلانے کی ذمہ داری تھی۔ میری والدہ کی بینائی متاثر ہونے سے پہلے ، وہ کپڑے سلائی کرتی تھیں ، اور ہم تین چھوٹی بہنوں کے جہیز کی رقم اکٹھی کر رہے تھے۔ لیکن پچھلے کچھ سالوں سے میری کمائی واحد آمدنی کا ذریعہ ہونے کی وجہ سے وبائی امراض نے ہماری زندگیوں کو بہت زیادہ متاثر کیا ہے"۔

ایک گلی فروش ، حسن خان کا کہنا ہے کہ چونکہ لاک ڈاؤن نافذ کردیا گیا اس لئے کچھ بھی کمانا مشکل ہے۔ صرف دو وقت کا کھانا پورا کرنے کے لیے وہ اپنا اسٹال ایک بازار سے دوسرے بازار لے جاتا رہا ہے۔ "میں روزانہ فرنچ فرائز کے 500 سے 800 پیکٹ فروخت کرنے سے ، اچھے دن میں اوسطا 1،500 سے 5000 روپے اور اس سے بھی زیادہ آمدنی حاصل کر لیتا تھا

accountabilitylab PAKISTAN

لیکن اب ایک ہفتے میں زیادہ سے زیادہ 10 پیکٹ فروخت کر پاتا ہوں"۔ " سب سے زیادہ اسکول کے بچے دوپہر کے کھانے میں / چھٹی کے وقت مجھ سے فرنچ فرائز خریدتے تھے ، لیکن اب تعلیمی اداروں کو 5 ماہ سے زیادہ کے لئے بند کردیا گیا ہے ، یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ میں اب زیادہ نہیں کما سکتا"۔ حسن ان بازاروں میں جا کر بھی کماتا ہے جہاں لوگ خریداری کرنے آتے ہیں اور کچھ کھانے پینے کے خواہش مند ہوتے ہیں۔ لیکن لاکڈاؤن کی وجہ سے وہ مواقع بھی نہیں رہے۔

"دکانوں پر جانے والے لوگوں کی تعداد میں زبردست کمی واقع ہوئی ہے۔ وہ صرف بنیادی گروسری لینے یا فارمیسی جانے کے لئے آتے ہیں ، انہیں سڑک فروشوں کے ذریعہ فروخت ہونے والے سامان میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ مجھے ایسا لگتا ہے کہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم (گلی فروش) لوگوں کا کھانا بھی ان پر اثر انداز ہوسکتا ہے۔ ہم کیا کر سکتے ہیں؟ ہمیں پیسوں کی ضرورت ہے! مجھے اپنے اہل خانہ کو کھانا کھلانا ہے۔ میں گھر نہیں رہ سکتا"۔

ضروریات زندگی پوری کرنے کیلئے

آصف خان وباء کے پھیلنے سے پہلے سے دستکاری کا سامان فروخت کر رہے ہیں۔ یہ وہ کام ہے جو اس کا کنبہ نسل در نسل سے کرتا آرہا ہے ، وہ جوٹ اور بانس کے کام میں مہارت رکھتے ہیں۔ یہ ان کے کمانے کا ایک ذریعہ ہے۔ یہ کام کرنا آصف کا خواب نہیں تھا لیکن گھر چلانے کے لئے اپنے چھوٹے بھائی اور والد کے ساتھ مل کے آصف مختلف جگہوں پر جاتا تاکہ وہ کچھ آمدنی کما سکے اور اس وقت کو گزار سکے۔

ہم پچھلے چند ہفتوں میں اپنا سامان فروخت نہیں کر پائے کیونکہ آس پاس گاہک نہیں ہیں۔ حکومت کی جانب سے اعلان کردہ پابندیوں پر عمل پیرا ہونے کے باعث سڑکوں پر پر کسی کو نہیں دیکھا جاتا۔ سب لوگ اپنے گھروں میں ہیں۔ آصف نے بتایا کہ اپنی کوششوں کو ضائع ہوتے دیکھ اور ان کے اہل خانہ میں پیدا ہونے والے تنازعات کو دیکھتے ہوئے وہ بہت مایوس ہوئے ہیں۔

پھر مجھے احساس ہوا کہ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ضروریات کے مطابق سامان فروخت کرنا چاہیے۔ میں نے فیس ماسک سپلائر سے بات چیت کی اور اب بازاروں میں اور ٹریفک سگنل پر ڈسپوزایبل ماسک فروخت کررہا ہوں۔ میرے والد نے میرے اس نظریے کو منظور نہیں کیا تھا ، لیکن جب میں پہلے دن 300 روپے کما کر لایا تو انہیں بہت خوشی ہوئی۔ کچھ نہ کرنے سے بہتر ہے کہ روزانہ کچھ نہ کچھ کمایا جائے تاکہ کہ گھر چلایا جا سکے۔

اس بحران سے کس طرح نمٹا جا سکتا ہے؟

عوام کیلئے سپلائی چین میں سب سے پہلے اسٹریٹ وینڈرز (فیزیکل) رابطے کا سبب بن سکتے ہیں۔ چونکہ موجودہ صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے سماجی دوری برقرار رکھنا اور صفائی ستھرائی کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے ، تو ایسے میں گلی فروشوں کو ہائیجین اور سیفٹی کے متعلق باقاعدہ ٹریننگ دینے کی اشد ضرورت ہے تاکہ عوام خود کو محفوظ محسوس کرے۔

گیلپ 2016 سروے آف پاکستان پر روشنی ڈالنے پر واضح ہوا کہ 75 فیصد پاکستانی باشندوں نے کہا کہ انہیں ہاکرز ، کھوکھوں اور ڈھابوں تک آسان رسائی حاصل ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستانی شہروں میں غریب بڑے پیمانے پر وینڈر مارکیٹ پر منحصر ہیں کیونکہ وہاں گھریلو استعمال کی اشیاء عام کاروباری منڈیوں اور اسٹوروں سے سستی ہوتی ہے۔

حکومت کو چاہئے کہ اسٹریٹ وینڈنگ کے لئے قومی پالیسی نافذ کرکے معیشت کے انفارمل شعبوں کو باقاعدہ بنانے کے لئے ایک قومی پروگرام شروع کریں۔ اٹھارویں ترمیم کے تحت ، صوبوں کو عوام کی معاشرتی اور معاشی بہبود کے لئے عمل اور قوانین وضع کرنے کا آئینی حق حاصل ہے۔

کورونا وائرس کے بحران کی وجہ سے معاشی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ حکومت نے امداد کے طور پر مختلف پروگرام شروع کیے ہیں جیسے احساس ایمرجنسی کیش ، وزیر اعظم کا کورونا وائرس فنڈ پورٹل ، اور احسان راشن پورٹل۔ ایک سرشار ٹیم مقرر کی جانی چاہئیے تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ ان پروگراموں کو شفاف طریقے سے لاگو کیا جارہا ہے اور مستحق کنبہوں کو سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔

کورونا وائرس کی علامات

- بخار
- خشک کھانسی
- سانس لینے میں تکلیف
- تھکاوٹ

اپنے ڈاکٹر یا کورونا وائرس ہیلپ لائن سے رابطہ کریں

1166

میں اپنا ٹیسٹ کہاں سے کروا سکتا/سکتی ہوں

اسلام آباد
نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ہیلتھ
پارک روڈ چک شہزاد اسلام آباد

راولپنڈی
آرمڈ فورسز انسٹیٹیوٹ آف پتھالوجی
رینج روڈ سی ایم ایچ کمپلیکس راولپنڈی

ملتان
نشتر ہسپتال ملتان
نشتر روڈ جسٹس حمید کالونی ملتان

کراچی
آغاخان یونیورسٹی ہسپتال
اسٹیڈیم روڈ کراچی

سول ہسپتال
DOW یونیورسٹی کیمپس مشن روڈ کراچی

DOW میڈیکل ہسپتال
اوجھا کیمپس سپارکو روڈ کراچی
انڈس اسپتال
اپوزٹ دارالسلام سوسائٹی کورنگی کراسنگ کراچی

لاہور
پنجاب ایڈز لیب
پی-اے-سی- پی کمپلیکس 6- برڈوڈ روڈ لاہور
شوکت خانم میموریل ہسپتال
جوہر ٹاؤن لاہور R-3.M.A.بلاک 7A

مزید شہروں کے لئے
COVID-19 Health Advisory Platform

کرونا وائرس سو ایکٹس مہم آپ تک **اکاؤنٹیبلٹی لیب پاکستان** کی جانب سے لائی گئی ہے

accountabilitylab communities

accountabilitylab PAKISTAN